Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ ۶ شہادت ۱۳۵۳ہش ۶ اپریل ۱۹۷۴ء	نمبر ۷۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ: طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۵ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل کی نسبت بہت بہتر ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

ربوہ ۵ شہادت۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی طبیعت کل دوپہر سے پھر بہت علیل ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ربوہ ۵ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نواسہ اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پوتا عزیز محمود احمد کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ کل بہت تکلیف رہی۔ احبابِ جماعت توجہ کے ساتھ اس کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۵ شہادت۔ محترم جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف کو جو گذشتہ کئی روز سے بعارضہ نمونیہ بہت بیمار تھے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ بخار اُتر گیا ہے لیکن کمزوری شدید ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم قاضی صاحب کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ عثمان احمد صاحب جو کہ میجر جنرل نذیر احمد صاحب مرحوم کے نواسے ہیں تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلانِ تعطیل:- ۶ راپریل بروز ہفتہ یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی لہذا ۷ راپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۶ ماہ شہادت مطابق ۶ راپریل کو مسجد مبارک میں بعد نماز عصر منعقد ہوگا۔ تمام احباب ربوہ کثرت سے شامل ہوکر مستفید ہوں۔

(صدر عمومی)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین و خیر المرسلین ہیں

آپ کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جو انسان کو خدا تک پہنچاتی ہے

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اِس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیقِ باری تعالیٰ اِس عالمِ گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم "خاتم النّبیّین و خیر المرسلین" ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔" (ازالہ اوہام)

"صراطِ مستقیم فقط دینِ اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ اور افضل سب نبیوں سے اور اتم اور اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر النّاس ہیں جن کی پیروی سے خدا ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اِس جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔" (براہینِ احمدیہ)

"خدا اُس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے پس ایسا شخص خدا کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرّف کرتا ہے اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے۔" (چشمۂ معرفت)

"بلاشبہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم رُوحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدمِ ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرتِ انسانی کی بے بار و بر نہ رہی۔"

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ شہادت ۱۳۵۳ھ

حُسن و احسانِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم

اس کائنات ارضی وسماوی میں از صبحِ ازل تا شامِ محشر جملہ مخلوقات میں سے ایک ہی وجودِ باجود ہے جو حُسنِ مجسّم بھی ہے اور احسانِ مجسّم بھی۔ وہی ایک وجود ہے جو وجۂ تخلیق کائنات اور لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ کا اصل اور حقیقی مصداق ہونے کے باعث تمام محاسن، تمام خوبیوں، تمام اوصاف اور تمام کمالات کا جامع ہے۔ اور وہی ہے جو معرضِ وجود میں آنے سے قبل بھی جملہ مخلوقات کے لئے فیض رساں تھا اور معرضِ وجود میں آنے کے بعد بھی جسکی فیض رسانی کا سلسلہ برابر جاری وساری ہے اور تاقیامت جاری وساری رہے گا اس لئے کہ نوعِ انسان میں سے صرف اور صرف وہی ہے جسے حیاتِ جاودانی ملی ہے، جو زندہ ہی نہیں بلکہ اپنی حیات بخش قوّتِ قدسی کی دائمی تاثیر کے باعث زندۂ جاوید ہے — اور وہ ہے مقصودِ کائنات، روحانی اعتبار سے ماحیٔ ممات و قاسمِ حیات، محبوبِ کبریا، خیرالورٰی، فخرالاوّلین و آخرین، سیّدِ کونین، ہادیٔ ہردوسرا، ہمارا پیارا ہمارا آقا، ہمارا الجلیل الہادی محمّد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

آپ حُسنِ مجسّم ہونے کے باعث صفاتِ باری کے مظہرِ اتم اور وہ آئینۂ حق نما ہیں جس کا انعکاس کائنات میں انوارِ خداوندی کے فشار و انتشار کا موجب اور اسے بقعہ نور بنانے کا وسیلہ ہے۔ اسی لئے مجموعۂ حُسن اور کانِ دلربائی آپ ہی کی ذاتِ والاصفات ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ ؎

حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور جبھی تو کمالاتِ نبوت آپ پر ختم ہیں۔ نبوت کا کوئی ایک کمال بھی ایسا نہیں جو آپ کی ذاتِ والاصفات میں پوری جامعیت کے ساتھ جلوہ گر نہ ہو۔ آپ کی ذات وہ ذاتِ والاصفات ہے جو اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات کی مظہر اور جمیع کمالاتِ نبوّت کی جامع ہے۔ بنابریں کائنات میں حسین ترین وجود آپ ہی کا ہے اور لاریب آپ ہی حُسنِ مجسّم اور خاتم النبیّین ہیں۔

اسی طرح آپ احسانِ مجسّم ہونے کے باعث فیض رسانی میں جس رفیع الشان مقام پر فائز ہیں اُس تک نہ پہلے کسی کی رسائی ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔ اس لئے بلحاظ حُسن ہی نہیں بلکہ باعتبارِ احسان یعنی باعتبارِ افاضۂ فیضان بھی کمالاتِ نبوّت آپ ہی پر ختم ہیں۔ فیض رسانی کے تمام دوسرے چشمے جو دیگر انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ جاری کئے گئے تھے خشک ہو گئے لیکن آپ کے ذریعہ جاری ہونیوالا چشمۂ فیض وہ سرچشمہ ہے جو کبھی خشک نہیں ہو سکتا اور نہ قیامت تک کبھی خشک ہوگا۔ یہ سرچشمۂ فیض جاری ہے اور اس سے ہر دور اور ہر زمانہ میں بے شمار چشمے پھوٹتے چلے آرہے ہیں اور خاص اس زمانہ میں بھی ایک عظیم چشمۂ فیض اس میں سے جاری ہوا ہے۔ آپ کے خاتم النبیّین ہونے یعنی آپ کے افاضۂ فیضان کے جاری وساری ہونے کا زندہ و درخشندہ ثبوت یہ ہے کہ آپ کے متبعین میں آپ ہی کے سرچشمۂ فیض سے فیض یافتہ ایسے وجود پیدا ہوتے چلے آرہے ہیں جو ہر زمانہ میں دنیا کو مخاطب کر کے یہ اعلان کرتے رہے ہیں۔ ع

دمبدم رُوح القدس اندر معینے میدمد
مَن نمی دانم مگر من عیسیٔ ثانی شدم

آپ کی عالمگیر اور تاقیامت جاری رہنے والی بعثتِ مبارکہ کے بعد سے دیگر انبیاء علیہم السلام کے متبعین اس سعادتِ عظمیٰ کے حصول سے محروم ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا دعویٰ کر کے اس امر کا عملی ثبوت بہم پہنچا سکے کہ اس کا نبی متبوع ایک زندہ نبی ہے، اُس کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے اور اس کا مذہب ایک زندہ مذہب ہے اس لئے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کے پیرو جس چشمہ کے فیض یافتہ ہیں وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے خشک ہو چکا ہے۔ اس سعادتِ عظمیٰ کے حصول کی راہ ان کے لئے مسدود ہے تاوقتیکہ وہ حسن و احسانِ مجسّم حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والاصفات اور وجودِ باجود میں جاری ہونے والے سرچشمۂ فیض سے مستفیض ہو کر آپ کی کامل اطاعت پیروی اور اتباع کا جُوا اپنی گردن پر نہ رکھیں۔ اس لئے سب سے زیادہ فیض پہنچانیوالا یعنی سب سے زیادہ احسان کرنے والا وجودِ باجود صرف اور صرف آپ ہی کا وجود ہے اور لاریب آپ ہی احسانِ مجسّم ہیں اور اس جہت سے بھی لاریب آپ ہی خاتم النبیّین ہیں۔

چنانچہ آپ ہی کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت کے نتیجہ میں اس زمانہ میں منجانب اللہ منصبِ ماموریت پر فائز ہونے والے آپ کے رُوحانی فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے حُسنِ مجسّم اور احسانِ مجسّم ہونے اور ہر دو لحاظ سے آپ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام پر فائز ہونے پر وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمّدؐ ہے۔ (ہزار ہزار درود و سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اسکی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اسکی زندگی میں اسکو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذرّیتِ شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسی کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتابِ ہدایت کی شعاع دُھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں!"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

مرکزی بزمِ حسنِ بیان کا اجلاس

مرکزی بزم حسن بیان کا سال رواں کا تیسرا اجلاس ۸ شہادت (اپریل) بروز پیر ایوانِ محمود ربوہ میں بوقت ۵ بجے شام منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مکرم مسعود احمد خاں لیکچرار تعلیم الاسلام کالج مقالہ پڑھیں گے جس کا عنوان "حضرت عثمان فودی — مغربی افریقہ کے تیرھویں صدی کے مجدد" ہوگا۔

احباب کثرت سے شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضلع گجرات میں تربیتی جلسے

جماعت ہائے احمدیہ لنگے اور سعد اللہ پور ضلع گجرات میں تربیتی جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ جن میں تقاریر کے لئے مرکز سے بھی علماء تشریف لے جا رہے ہیں۔ لنگے میں جلسہ ۹ اپریل شام کو شروع ہوگا اور ۱۰ اپریل کو دوپہر کے وقت اختتام پذیر ہوگا۔ سعد اللہ پور میں ۱۰ اپریل شام کو شروع ہوگا۔ اور ۱۱ اپریل دوپہر کو ختم ہوگا۔

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات کے احباب زیادہ سے زیادہ شمولیت کر کے استفادہ کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کی بنیادی غرض

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ

(۱)

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے متعلق بطور شہادت فرمایا ہے:-

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

اے رسول آپ اخلاق عظیمہ کے حامل ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو فضائل وکمالات اور صفات حسنہ دیئے گئے تھے وہ اپنی ذات میں منفرد تھے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے جہاں آپ کے اخلاق کی گواہی دی وہاں لفظ عظیم کے ساتھ ان اخلاق کو متصف کر دیا۔ کیونکہ محاورۂ عرب میں لفظ عظیم اس چیز کی تعریف اور صفت پر استعمال ہوتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا حاصل ہو۔ آپ کی زوجہ مطہرہ اور زندگی کے ہر مرحلہ کی رازدار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن

آپ قرآنی اخلاق کے مجسم پیکر اور تصویر ناطق تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا ممتاز پہلو یہ ہے کہ آپ اخلاق کی ہمیشہ ہی تلقین فرمایا کرتے تھے بلکہ اپنی بعثت کی بنیادی غرض ہی اس کو بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔

میں اسلئے مبعوث ہوا ہوں تاکہ اخلاق کی جملہ خوبیوں کی تکمیل کروں۔ آپ نے اخلاق حسنہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایک مومن کے لئے اس کے ایمان کا کامل ہونا بطور شرط کے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا۔

ترمذی

مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل وہ ہے جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں۔ اخلاق کی اہمیت اور افادیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

مَا مِنْ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ (ترمذی)

ترازو میں اخلاق حسنہ سے زیادہ بھاری چیز کوئی نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ ہر مسلمان کے لئے قندیل اور شمع کی حیثیت رکھتے ہیں اور آپ کا اسوہ حسنہ ہر فرزند توحید کے لئے قابل اتباع ہے اس مختصر مضمون میں بطور نمونہ مشتے از خروارے چند امور کا ذکر کرتا ہوں۔ مکارم اخلاق میں سے ایک خلق عفو ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ انتہائی محبوب اور پیارا تھا۔ قریش مکہ کی مخالفت نے آپؐ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تیرہ سال تک آپؐ پر اہل مکہ نے انتہائی مظالم کئے اور آپ سے سخت قسم کا مقاطعہ کیا اور بالآخر وطن سے نکال دیا گیا۔ آخر ایک وقت آیا کہ آپؐ نے مکہ کو فتح کیا اور آپ مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ آپؐ کے پاس طاقت بھی تھی۔ مگر آپ نے ان صنادید مکہ سے دریافت فرمایا:-

مَاذَا تَظُنُّوْنَ اِنِّیْ فَاعِلٌ بِکُمْ

بتلاؤ تمہارا کیا خیال ہے۔ اب میں تم سے کیا معاملہ کروں گا۔

یہ زعماء مکہ اور مشاہیر قریش سر جھکائے ہوئے اور دبی زبان سے کہتے ہیں۔

اَنْتَ کَرِیْمٌ ابْنُ کَرِیْمٍ

کہ آپ نہ صرف ذاتی طور پر اخلاق کریمانہ کے حامل ہیں۔ بلکہ خاندانی لحاظ سے بھی اس خلق کے حامل ہیں۔ آپ نے ان کی تمام سابقہ غلطیوں اور شرارتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے فرمایا:-

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اِذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔

تم پر آج کوئی ملامت اور سرزنش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ جاؤ میں تم سب کو آزاد کرتا ہوں

کیا جنگ کے بعد فاتحین اس قسم کا سلوک کیا کرتے ہیں؟ اور کیا کوئی ایسی عفو کی مثال پیش کی جا سکتی ہے؟ اہل مکہ سے کریمانہ سلوک کی یہ نمایاں مثال ہے۔

(۲)

عدل اور انصاف کے معاملات میں آپ ایک ایسے اصول پر قائم تھے کہ دوست اور دشمن میں تفریق نہ کرتے تھے امیر غریب کے درمیان کوئی امتیاز نہ رکھتے اور حدود کے قیام میں عدل و انصاف سے کام لیتے بعثت سے پہلے ہی آپ کے عدل و انصاف کا شہرہ تھا اور آپ کو الامین کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ آپ کے انصاف کے متعلق حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ:-

"بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ اس پر لوگوں نے چاہا کہ کوئی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے معاملہ میں سفارش کرے لیکن کسی نے اس کی جرأت نہ کی آخر اسامہ بن زیدؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا مگر آپؐ نے جواب دیا بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ جب ان میں کوئی شریف (بڑا) آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے مگر جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ قطع کر دیتے۔ مگر میرا یہ حال ہے کہ اگر میری فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں۔"

(بخاری کتاب المناقب)

ایک یہودی اور ایک مسلمان کا تنازعہ آپ کے سامنے پیش ہوا ہے آپ نے مقدمہ کی سماعت کی اور گواہیاں فریقین کی لے کر یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا آپ کے عدل و انصاف کی یہ حالت تھی کہ جب آپ نے مکہ معظمہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی تو مشرکوں اور یہود نے آپ کو اپنے باہمی تنازعات میں حَکَم تسلیم کیا آپ کے عدل و انصاف اور دیانت و امانت کو ہر ایک نے تسلیم کیا تھا۔

(۳)

آپ کی غریب پروری کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ آپ کا سلوک غرباء اور مساکین سے انتہائی مشفقانہ ہوا کرتا تھا۔ آپ یتامیٰ مساکین بیواؤں کی مجسم مدد اور پناہ تھے۔ آپ نے غریب پروری کے لئے اتنے احکام اور تاکیدی ارشادات بیان فرمائے ہیں کہ اسلام میں ان احکام کی بناء پر غریب پروری کا وصف ایک ضابطہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے پسماندہ لوگوں کے حقوق اور جذبات کا خیال رکھنا آپ کو بہت ہی عزیز تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ

اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ

کہ تم نہ مدد کئے جاؤ گے اور نہ ہی تم کو رزق دیا جائے گا۔ جب تک کہ تم قوم کے پسماندہ اور غرباء کی مدد نہ کرو گے۔ اس میں امراء کو خطاب کر کے غریب پروری کی اہمیت اور معاشرہ میں اطمینان کی رفادیت بیان کی گئی ہے اور امراء کا رزق اور ان کا کھانا اور پینا غریب پروری پر منحصر ہے۔ آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک حرفاً حرفاً پورا ہو رہا ہے۔ آج حکومتیں ہر چیز کو قومیانے کا اعلان کر رہی ہیں۔ اس کے پیچھے بھی دراصل یہی جذبہ غریب پروری کا رفرما ہے وگرنہ بسا اوقات معاشرہ میں امراء کے خلاف نفرت و حقارت کی فضا پیدا کر کے ان کا جینا حرام کر دیتے ہیں۔

گھیراؤ اور جلاؤ کی تحریک غریب پروری اور مزدور کے حقوق کو تلف کرنے کی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔ آپ نے یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے یہاں تک فرمایا ہے کہ

اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ
کَھَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ
یَعْنِی السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی
(ترمذی)

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں دو انگلیوں کی مانند ہوں گے یعنی شہادت اور درمیانی انگلی۔ آپ نے اس ارشاد میں اس کی قدر و منزلت تو بیان فرمائی ہے اور اس کو نظر انداز کرنے والا ہر لحاظ سے محروم ہے آپ نے کسی سوالی کو رد نہیں کیا بیواؤں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے اور ان سے گفتگو انتہائی نرمی سے کرتے اور ان کو تسلی دلایا کرتے۔ زندگی بھر اپنے غلاموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور پیار کیا آپکی شفقت علی خلق اللہ مسلم تھی۔ آپ کسی کی تکلیف کو دیکھتے تو آپ فوراً ہمدردی کرتے آپ نے ہمیشہ ظالم کو ظلم سے روکا اور مظلوم کی حمایت کی۔ اس زمانہ میں غلاموں کے حقوق کو پامال کیا جارہا تھا۔ آپ نے ان کے حقوق قائم کئے۔ بیماروں کی نہ صرف خود عیادت فرماتے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے بیمار کو تسلی دیتے اور اس کے لئے دعا فرماتے اور اس کی دلداری فرماتے ہمسایہ کو اپنے ذاتی سلوک سے نہ صرف گرویدہ کیا بلکہ فرمایا کہ مجھے حضرت جبرئیل نے پڑوسی کے متعلق اتنی تاکید فرمائی ہے کہ مجھے اس امر کا گمان ہونے لگ پڑا کہ کہیں پڑوسی کو وارث ہی نہ بنا دیا جائے

(۴)

آپ کی یہ شفقت جانوروں پر بھی تھی۔ آپ نے ان کو بھی جذبہ شفقت اور رحمت میں شامل فرمایا۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک اونٹ پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادا گیا تھا اور وہ چلا چلا کر اس تکلیف کا اظہار کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جانور بے زبان ہیں ان پر رحم کرو تا تم پر بھی رحم کیا جائے۔ آپ کوئی لاغر جانور دیکھتے تو تکلیف کا اظہار فرمایا کرتے ایک عورت کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ جہنم میں ہے کیونکہ وہ بلی کو بھوکا باندھ کر رکھا کرتی تھی۔ ایک شخص ۔۔ ایک پرندہ کے چھوٹے چھوٹے بچے جھاڑی سے نکال کر لے گیا۔ آپ کو علم ہوا تو آپ نے انتہائی ناراضگی کا اظہار فرمایا اور حکم دیا کہ ان کو جھاڑی میں رکھ دیا جائے۔

(۵)

آپ کی سیرت کا نمایاں خلق شجاعت ہے آپ نے شجاعت کے ایسے ایسے مواقع پیش کئے ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ کو دشمنوں سے خطرناک مقابلہ کرنا پڑا۔ دشمن ہر وقت اس سازش میں رہتا کہ آپ کو نقصان پہنچایا جائے مگر آپ ہیں کہ ہر وقت سینہ سپر رہے۔ دشمنوں کا مقابلہ کیا اور شجاعت کا وہ مقام پیش کیا کہ مورخین نے آپ کی شجاعت کو شاندار رنگ میں پیش کیا ہے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں :۔

كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ
فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا
يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ
فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ
فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ
لَبَحْرًا۔

(بخاری کتاب الجہاد)

مدینہ میں کچھ گھبراہٹ تھی چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور فرمایا کہ ہم نے گھبراہٹ کے وقت اس کو سمندر پایا ہے اس حدیث میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے مدینہ میں کسی حملہ آور گروہ کی اطلاع ملی اور کچھ شور و غوغا ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوراً ایک صحابی سے گھوڑا لے کر اس طرف چل دئے جس طرف سے شور کی آوازیں آرہی تھیں۔ صحابہؓ بھی پہنچ گئے مگر آپ نے فرمایا کہ معمولی بات ہے۔ گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کتنے شجاع تھے کہ شور سنتے ہی گھوڑے پر سوار ہو کر چل پڑے۔ غزوہ حنین میں مشرکین نے آپ کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ مگر آپ بڑی جرأت سے ان کا مقابلہ کرتے رہے اور فرمایا :۔

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں تو عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

غار ثور میں جب کہ دشمن غار تک پہنچ گیا تھا۔ آپ دشمن کو دیکھ رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کو آپ نے فرمایا کہ لَا تَحْزَنْ کوئی غم نہ کر

ایک سفر جہاد میں آپ ایک درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے اور آپ پر غنودگی کی کیفیت تھی کہ ایک دشمن اپنے ہاتھ میں تلوار لے کر آ پہنچا اور آپ کو جگا کر کہا کہ اب تم کو کون بچا سکتا ہے آپ نے بڑی شجاعت سے فرمایا کہ خدا تعالےٰ یہ سنتے ہی تلوار اسکے ہاتھ سے گر پڑتی ہے تب آپ اسی تلوار کو اٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ اب تجھ کو کون بچا سکتا ہے تو وہ عاجزی کا اظہار کرتا ہے مگر آپ اسکو چھوڑ دیتے ہیں

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں۔ جب لڑائی انتہائی خونریز اور سخت ہوتی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ ڈھونڈا کرتے تھے۔ اور ہم میں سے بڑا دلیر وہ ہوتا تھا جو آنحضرت کے پہلو میں کھڑا ہوتا۔

(۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک امتیازی پہلو یہ ہے کہ زندگی کے تمام مراحل میں سادگی رکھتے تھے۔ کھانا پینا لباس۔ رہائش اور معاشرے میں یہ صفت پائی جاتی تھی آپ اگر گھر میں ہوتے تو گھریلو کام کر لیتے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور گھر میں جب تک رہتے کام کاج میں گھر والوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا تو باہر تشریف لے جاتے۔ (بخاری) اللہ اللہ کیسا بے نظیر نمونہ ہے کھانے میں سادگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے متعلق روایت ہے۔

۱۔ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى
لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَأَى
شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ
قَطُّ۔

مجھے معلوم نہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال تک کبھی چپاتی یا دم پخت بکرا دیکھا ہو۔ پھر آپ کے متعلق مذکور ہے :۔

كَانَ يَأْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ
مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا
إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ

کبھی کبھی ماہ تک آپ کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی صرف کھجور اور پانی پی کر گذارہ کر لیا کرتے تھے۔

مشہور مستشرق سٹینلے پول تحریر کرتا ہے :۔

"اگر کوئی غلام کھانے پر بلاتا تو اس کی دعوت کو قبول فرماتے اپنے کپڑوں کی خود مرمت کرتے۔ اپنے ریوڑ کو دوہتے اور اپنے سارے کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتے۔"

آپکے لباس میں انتہائی سادگی تھی۔ پیوند لگا ہوا کپڑا پہن لیتے۔ مگر دھلا ہوا اور صاف ضرور ہوتا۔ سادگی میں صفائی کا ضرور خیال رکھتے۔ خیبر فتح

ہو چکا تھا حضرت صفیہؓ کیساتھ شادی کے بعد دعوت ولیمہ کے لئے آپ نے صحابہ کو فرمایا کہ جو کچھ کسی کے پاس موجود ہے وہ دستر خوان پر لے آئے۔ صحابہ ستو اور کھجوریں لے کر آگئے اور یہ ایک تاریخی دعوت ولیمہ تھی اللہ اللہ! سادگی اور بے تکلفی کا یہ عالم تھا

(۷)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان اخلاق عالیہ کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کی نگاہ میں اتنے محبوب تھے اور حضور کا وقار اتنا بلند تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت انسؓ نے مدینہ اور اہل مدینہ کی حالت کا نقشہ یوں کھینچا ہے فرمایا :۔

لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ
دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِيْنَةَ أَضَاءَ مِنْهَا
كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ
الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ
فِيْهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ
شَيْءٍ۔ (ترمذی)

یعنی جس دن کہ خدا تعالےٰ کا رسول مدینہ میں داخل ہوا اس دن مدینہ کی ہر شے منور ہو کر جگمگانے لگی اور جس دن آپ وفات پا گئے اس دن مدینہ کی ہر چیز تاریک و تار نظر آنے لگی۔

وہ قوم جو اخلاقی لحاظ سے انتہائی ذلیل تھی بتوں کی پجاری اور انتہائی فرسودہ رسوم کی پابند تھی وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کی اتباع میں خیر الامم بن گئی۔ حضرت بانیٔ احمدیت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس اخلاقی اور تعمیری انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

اَحْيَيْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ
مَا ذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو نے صدیوں کے مُردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا۔ اے میرے آقا! اس شان میں آپ کا کون مثیل ہو سکتا ہے۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع میانوالی اور ٹارگٹ وعدہ جات

ضلع میانوالی میں تیرہ جماعتیں ہیں جن کے لئے وعدہ جات تحریک جدید کا ٹارگٹ ۲۷۵۶/- روپیہ مقرر کیا گیا تھا۔ مقام مسرت ہے کہ امیر ضلع مکرم ڈاکٹر کریم احمد خان صاحب نعیم نے مرکزی نمائندہ کے ساتھ مل کر دورہ کا پروگرام بنایا۔ اس دوران انہیں قریباً ۴۴۰ میل موٹرنگ کرنی پڑی اور متعدد دوستوں کو مل کر وعدوں کی اپیل کی گئی۔ اپنے امام عالی مقام کے ارشاد بابت ٹارگٹ کی تعمیل کا جذبہ کارفرما تھا۔ سو بفضل خدا اس دورہ کے بعد جملہ جماعتوں کے وعدے بقدر ۸,۳۳۹/- روپے ہو گئے ہیں جس میں دو معاونین خصوصی بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم امیر صاحب کو اجرِ عظیم سے نوازے اور جملہ تعاون کرنے والے مخلصین کے اخلاص کو قبول فرمائے۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

۷ رمارچ ۱۹۷۴ء کے الفضل میں تحریک خاص کی وصولی جولائی تا دسمبر ۱۹۷۳ء شائع ہوئی ہے۔ اس میں چک ۱۴۷ R.B ضلع لائل پور کا چندہ شائع ہونے سے رہ گیا ہے۔ اس لجنہ کی طرف سے نومبر ۱۹۷۳ء میں ۲۰/- روپے چندہ آیا ہے۔ بغرض تصحیح یہ اعلان کیا جاتا ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

ماہ شہادت (اپریل) میں خدام کے مطالعہ کیلئے رسالہ "الوصیت" مقرر ہے۔ یہ کتاب ۴۰ پیسہ میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے دستیاب ہے۔ قائدین کرام جلد از جلد بذریعہ وی۔ پی کتاب منگوا کر خدام تک پہنچائیں اور ماہ کے آخر میں امتحان لے کر مرکز کو آگاہ فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دمہ کا حیرت انگیز علاج

مکرمی جناب خوشی محمد صاحب دھرگ میانہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بیان فرماتے ہیں:۔ "میرا لڑکا محمود احمد عرصہ تقریباً چار سال سے دمہ میں مبتلا تھا (استھما کیورا) ASTHMA CURE کے استعمال سے دمہ بالکل ختم ہو گیا۔ لڑکا اب بفضلہ تعالیٰ بالکل تندرست ہے۔" فی کورس ۱۰/- مفید لٹریچر مفت

کیو ٹیوٹ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

قابلِ فروخت

ایک عدد جے۔ ایف۔ کمبائن ہارویسٹر (J.F. COMBINE HARVESTER) بمعہ بہت سے فالتو پرزوں کے نہایت اچھی حالت میں قابلِ فروخت موجود ہے۔ ضرورتمند احباب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے رجوع کریں۔

مرزا لقمان احمد

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۵۰

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ رشہادت/اپریل تا ۳ رہجرت/مئی ۱۳۵۳ ہش/۱۹۷۴ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ بمطابق ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین اضلاع متوجہ ہوں

امسال نواں کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ راپریل ۱۹۷۴ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ امسال کے ٹورنامنٹ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ قیادت سیکشن کو علیحدہ رکھا گیا ہے۔ جس میں احمدی نوجوان اپنے ضلع کی ٹیم میں کھیلیں گے۔ دعوت نامے تمام قائدین اضلاع کو پہلے ہی بھجوا دیئے گئے ہیں۔ قائدین اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرما دیں اور اپنی ٹیم کی شمولیت سے مرکز کو جلد مطلع فرمائیں۔ واضح ہو کہ ٹیمیں ۱۱/۴/۷۴ کو مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(سیکرٹری مبارک احمد طاہر۔ ربوہ)

خالی اسامیاں

مندرجہ ذیل خالی اسامیوں کے لئے ۱۰ راپریل ۱۹۷۴ء تک درخواستیں معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ ڈومی سائل بابت قابلیت و تجربہ جنرل منیجر Small Industries Development Board، کوہاٹ روڈ پشاور بھیجی جانی ہیں:۔

ڈپٹی منیجر Spinnery ہیڈ ڈرافٹسمین۔ سپرنٹنڈنٹ کارپٹ سنٹرز۔ سٹینو گرافرز سینئر کلرکس۔ کارپٹ Designer۔ کارپٹ Dyers انٹرویو اور ٹسٹ کے لئے سفر خرچ نہیں دیا جائے گا۔ ایک اسامی ڈپٹی منیجر (Design) کی ہے۔ جس کے لئے درخواستیں ۲۰ راپریل تک مطلوب ہیں۔ شرائط۔ دیگر کوائف اور گریڈ وغیرہ کی تفصیلات کے لئے دیکھیں: (پاکستان ٹائمز ۳۱ رمارچ ۱۹۷۴ء کالم ۱ تا ۲)

مکرمی جناب ناصر احمد صاحب چوہدری کیکسانہ فارم ڈاکخانہ ... حیدرآباد نے لکھا:۔

اکسیر اپھارہ

تین چار جانوروں پر آزمائی گئی۔ بفضل خدا بہت ہی فائدہ ہوا۔ اور یہ قیمتی جانور اکسیر اپھارہ کی وجہ سے بچ گئے۔ فی پیکٹ ۱/- درجن یا زیادہ پر کمیشن ۱/۳ ۔ دو درجن سے زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیو ٹیوٹ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبر ۶۰۶، ۶۰۷

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری عبدالحق صاحب بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(انوارالحق کارکن امور عامہ)

ضرورت منشی

سرگودھا ڈویژن میں ایک زرعی فارم کیلئے ایک قابل اور محنتی احمدی منشی کی ضرورت ہے۔ جو کھیتی باڑی کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ صحت مند سابق فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ اپنے امیر یا صدر حلقہ کی تصدیق سے درج ذیل پتہ پر ۱۰ راپریل تک درخواستیں بھجوائیں یا حاضر ہو کر بالمشافہ گفتگو کریں۔

ش۔ الف۔

معرفت حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۳ رفروری ۱۹۷۴ء بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بچی کا نام حسینہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے ہم سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

محمد حسین مختار۔ مارٹن روڈ کراچی ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت کی مختصر رُوداد

اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا

مخلوط تعلیم کے متعلق اہم ارشادات، صد سالہ احمدیہ جوبلی کی منصوبہ بندی کمیٹی کی طرف سے اشاعتِ اسلام کے کام کو وسعت دینے کیلئے اہم سفارشات

ربوہ ۳۱ مارچ۔ آج صبح جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلس مشاورت کا آخری اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت شروع ہوا جو ایک بجے دوپہر تک جاری رہا اور اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ نمائندگان کرام کو اِس اجلاس میں خاص طور پر حضور کی متعدد بیش قیمت نصائح اور ارشادات سُننے کی سعادت حاصل ہوئی جو ان کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیادِ ایمان کا باعث بنے۔

حضور پونے نو بجے صبح ایوانِ محمود میں تشریف لائے جملہ حاضرینِ مجلس نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے کی۔ اسکے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

مخلوط تعلیم کی ممانعت کے متعلق اہم ارشادات

سب سے پہلے مخلوط تعلیم کے مسئلہ کے متعلق سب کمیٹی کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ مخلوط تعلیم کی ممانعت کے متعلق جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات اور رہنمائی ہدایات پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اگر بعض جگہوں پر اس میں کوتاہی برتی جا رہی ہے تو وہاں بھی کوشش کی جائے کہ ان پر پوری طرح عمل کیا جائے مخلوط تعلیم کی ممانعت کے متعلق صرف اخبار میں اعلان کرنا کافی نہیں ہے بلکہ ملک کے جو شہر تعلیم کے مراکز بن گئے ہیں وہاں احبابِ جماعت خوب چوکس ہو کر اپنی بچیوں کی نگرانی کریں، مراکزِ تعلیم سے بیدار اور فعّال رابطہ قائم کیا جائے تین آدمیوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں ایک تو خود مقامی امیر ہوں اور دو اور مستعد ممبر ہوں۔ یہ دونوں ممبر ایسے ہونے چاہئیں جن کے پاس جماعت کا اور کوئی کام نہ ہو۔ وہ اِس کام کے اہل بھی ہوں اور اس کے لئے وقت بھی دے سکیں۔

حضور نے فرمایا مخلوط تعلیم کو روکنے کے لئے اِس وقت کسی نئی تجویز کی ضرورت نہیں ہے میرے نزدیک حالات ایسے نہیں بدلے کہ کسی نئی تجویز کی ضرورت ہو پہلی ہدایات پر ہی پوری طرح عمل ہونا چاہئیے۔ اگر کسی وقت حالات بدل گئے تو خلیفۂ وقت اسلامی تعلیم کو مدِّنظر رکھتے ہوئے پہلے فیصلہ میں مناسب تبدیلی کر سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک ہمارے اپنے ملک کا سوال ہے یہاں پر میٹرک تک مخلوط تعلیم کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سوائے ایک آدھ شہر کے بی۔ اے تک بھی مخلوط تعلیم کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ بی۔ ایس سی میں حالات ذرا مختلف ہیں لاہور اور لائلپور میں اس میں بھی علیحدہ زنانہ تعلیم کا انتظام موجود ہے مگر ایم۔ اے، ایم ایس سی کے بعض مضامین ایسے ہیں جن کے لئے زنانہ تعلیم کا کالجوں میں انتظام موجود نہیں۔ ان مضامین میں اس حد تک تعلیم حاصل کرنا ہماری عام بچیوں کے لئے ہرگز ضروری نہیں ہے۔ ان مضامین میں ایم۔ اے یا ایم۔ ایس سی کرنے کی اجازت صرف ایسی صورت میں دی جا سکتی ہے جب قوم یا جماعت کو اس کی ضرورت ہو۔

اِس سلسلہ میں حضور نے مزید فرمایا کہ بعض مضامین ایسے ہیں جن میں لڑکیوں کی تعلیم کی ضرورت ہے ان پر غور کیا جا سکتا ہے مثلاً پروفیشنل تعلیم میں سے نرسنگ ہے اس کی ضرورت ہے۔ پھر ہمیں لیڈی ڈاکٹرز کی بھی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اس وقت جو مسئلہ نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو غیر معمولی طور پر ذہین بچے دیئے ہیں وہ اس کا احسان ہے۔ ہر لڑکی جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت میں GENIUS بنا کر پیدا کیا ہے اور اسکی قوتیں اور صلاحیتیں غیر معمولی طور پر دوسری بچیوں سے زیادہ ہیں ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہم نے بہرحال اس کی ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے کیونکہ ان صلاحیتوں کی پوری نشوونما کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے ورنہ ہمارا عمل غیر صالحانہ ہوگا۔ GENIUS بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کا ہمیں بہرحال انتظام کرنا پڑے گا حضور نے فرمایا اعلیٰ تعلیم کے لئے کسی کالج میں داخل ہونا یا کالج کی سوشل زندگی میں حصّہ لینا ضروری نہیں۔ مختلف ممالک میں حصولِ تعلیم کا ذریعہ صرف کالج ہی نہیں بلکہ ان میں اِس کے لئے بعض اور ذرائع بھی اختیار کئے جا رہے ہیں مثلاً کورسپانڈنس کا طریق ہے، کوچنگ۔ پے انگ گیسٹ اور ٹیوشن کا طریق ہے۔ ہمارے ملک میں بھی طلبہ کا معتدبہ حصّہ کالج میں بہت کم تعلیم حاصل کرتا ہے۔ ۹۰/۱۰۰ حصّہ وہ تعلیم کا یہاں بھی کوچنگ اور ٹیوشن کے ذریعہ پُورا کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ایسا انتظام کر کے اپنی بچیوں کی تعلیمی نشوونما کا انتظام نہ کر سکیں۔ اِس کے لئے ہمیں ریسرچ کرنی پڑے گی۔ سنٹرز بنانے ہوں گے۔

حضور نے خطاب کے آخر میں فرمایا اگر ہمیں اپنی بچیوں کی حفاظت کرنا ہے۔ ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کی نشوونما کرنا ہے تو پھر اس کے لئے بہرحال کوئی نہ کوئی انتظام کرنا پڑے گا اور اس کے لئے خرچ بھی کرنا پڑے گا۔ فی الحال میں اِس کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں سے دس لاکھ روپے کی رقم منظور کرتا ہوں اس کے بعد جس قدر رقم کی ضرورت ہوئی وہ بھی مہیا کی جائے گی میں محترم قاضی محمد اسلم صاحب کو اِس کام کے لئے مقرر کرتا ہوں وہ چار یا پانچ مستعد اور چوکس آدمی اپنے ساتھ لگا لیں۔ بیرونی ممالک سے خط و کتابت کریں۔ سوچیں، دعائیں کریں۔ مجھ سے مشورہ کریں اور کوئی نیا اور انقلابی طریقِ تعلیم تجویز کریں۔

احمدیہ جوبلی کی منصوبہ بندی کمیٹی کی سفارشات

اس کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے سلسلے میں منصوبہ بندی سے متعلق سب کمیٹی کی ابتدائی سفارشات پیش کیں۔ ان سفارشات میں مرکز میں عربی، فرانسیسی اور سپینش زبانوں کے سکھانے کا انتظام۔ سورۂ فاتحہ کی مختصر تفسیر ۲۲ زبانوں میں تراجم قرآن کریم۔ یورپ اور امریکہ میں مضبوط تبلیغی مراکز، مساجد کی تعمیر سو زبانوں میں بنیادی اسلامی لٹریچر کی اشاعت۔ پانچ لاکھ افراد کے بیٹھنے کے لئے مرکز میں سٹیڈیم کی تعمیر اور اشاعتِ اسلام کے سلسلے میں دیگر بہت سی اہم تجاویز شامل ہیں۔ سب کمیٹی نے تفصیلی تجاویز کے لئے ایک سوالنامہ بھی مرتّب کر کے جماعتوں اور دیگر موزوں احباب کو بھجوانے کی سفارش کی ہے سفارشات پیش ہونے پر مندرجہ ذیل احباب نے حضور کی اجازت سے تفصیلی بحث میں حصّہ لیا:۔

مکرم یو۔ اے مخدوم صاحب۔ مکرم خواجہ محمد شریف صاحب لاہور۔ مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب کراچی۔ کیپٹن سید افتخار حسین صاحب کراچی۔ مکرم ملک لال خان صاحب ہری پور۔ مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور۔ مکرم محمد اقبال صاحب راجن پور۔ محترم چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ۔ مکرم ملک غلام دستگیر صاحب لائلپور۔ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی لاہور۔ مکرم پروفیسر محمد شریف صاحب مظفر گڑھ۔ مکرم نور احمد صاحب تالپور حیدر آباد۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ مکرم خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار راولپنڈی۔ مکرم حکیم محمد عبد اللہ صاحب جہلم۔ مکرم محمد نجیب صاحب عارف۔ مکرم عبد الغنی صاحب۔ محترم عبد السلام خان صاحب پشاور۔ مکرم میاں عبد الحق صاحب ورک اسلام آباد۔

نمائندگان کی تقاریر کے بعد حضور نے اعلان فرمایا کہ سرِدست سب کمیٹی کی سفارشات فوری اور ابتدائی نوعیت کی ہیں کمیٹی کے اجلاس ہر پندرہ روز کے بعد (جب تک ضرورت محسوس ہو) جاری رہیں گے۔ جو دوست یا جماعتیں اِس سلسلے میں تجاویز بھجوانا چاہیں وہ مئی ۱۹۷۴ء کی آخری تاریخ تک بھجوا دیں۔ اس کے بعد حضور نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا جس میں حضور نے آخری زمانہ میں شیطان کے ساتھ ایک روحانی جنگ کرنے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کے عالمگیر منصوبہ کے مقاصد پر روشنی ڈالی اور جماعت کے احباب کو تسبیح و تحمید۔ روزوں، درود شریف کے وِرد اور نوافل کی تحریک پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی تا وہ اللہ تعالیٰ کی برکتوں رحمتوں اور فضلوں کو زیادہ سے زیادہ سمیٹ سکیں۔ (حضور کی اِس تقریر کا خلاصہ پہلے شائع ہو چکا ہے)

اِس اختتامی خطاب سے قبل حضور نے ایجنڈے کی تجویز ۲ کا ذکر فرمایا جس میں سندھی زبان میں اسلامی لٹریچر شائع کرنے کے لئے کہا گیا تھا حضور نے فرمایا اِس تجویز پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اِس پر پہلے ہی عمل ہو رہا ہے چنانچہ سندھی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی تیار کیا جا رہا ہے آئندہ بھی ایسا لٹریچر شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس بصیرت افروز اختتامی خطاب کے بعد حضور نے لمبی اور غیر معمولی طور پر سوز اور رقت سے معمور اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلس مشاورت بڑی خیر و برکت اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔